احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 24

منگل 15 جون 2004ء

روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 15 جون 2004ء، 26 ربیع الثانی 1425 ہجری - 15 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 130

آپ کو سچا ہی پایا ہے

جب آنحضرت ﷺ کو رشتہ داروں میں تبلیغ کا حکم ہوا تو آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور تمام قریبی قبائل کو بلا کر فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے- انہوں نے کہا ہاں- کیونکہ ہمیں جب بھی آپ سے معاملہ پڑا ہے آپ کو سچا ہی پایا ہے-

(صحیح بخاری کتاب التفسیر- سورة الشعراء حدیث نمبر 4397)

صحبت صادقین کی اہمیت۔ اس کی تاثیرات اور برکات کے متعلق پر معارف خطبہ

اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ

صحبت صادقین کا ایک طریق یہ ھے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 جون 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے قرآن کریم۔ احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں صحبت صادقین کی اہمیت۔ اس کی تاثیرات اور برکات کو بیان فرمایا۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 119 کی تلاوت فرمائی جس کا یہ ترجمہ ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں جہاں ایمان لانے والوں کو یہ حکم ہے کہ تم صادقوں کے ساتھ رہو وہاں یہ بھی حکم ہے کہ خود بھی صادق بنو۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگتے رہیں کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو صادقین کے ساتھ اور زمانہ کے امام کے ساتھ جڑے رہنے والے اور اس کی تعلیمات سے فیض یاب ہونے والے ہوں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والے اور لوگوں کی رہنمائی کا باعث بننے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ والدین اور بچوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے غور کرنا چاہئے کہ کیسے دوست بنا رہا ہے۔ حضور انور نے والدین کو توجہ دلائی کہ بچوں کے ساتھ بے تکلف ہو کر دوستانہ ماحول میں ان کی نگرانی کریں۔ سختی سے اجتناب کریں لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ والدین کا شمار خود صادقوں میں نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں بچوں سے کہتا ہوں کہ سوچ سمجھ کر دوست بناؤ۔ تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ تمہارا دوست بگاڑنے والا تو نہیں۔ اللہ سے دور لے جانیوالا تو نہیں۔ ایسے دوست تمہارے خیر خواہ اور سچے دوست نہیں ہو سکتے۔ ایک احمدی بچے کو چونکہ صادق کی صحبت سے فائدہ اٹھانا ہے اس لئے کبھی ایسے دوست نہ بناؤ جو تمہاری اپنی بدنامی یا خاندان کی بدنامی کا باعث بنیں۔ نظام سے تعلق رکھیں۔ نمازیں اور قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔ حضرت مسیح موعود نے اصلاح نفس کی ایک راہ یہ بتلائی ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی جو لوگ قولی فعلی اور عملی سچائی پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ رہو کیونکہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اور اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس امر سے بے خبر نہیں رہنا چاہئے صحبت میں بہت تاثیر ہے اس لئے ایسے ریسٹورنٹ جن میں شراب بیچی جاتی اور سور کا گوشت استعمال ہوتا ہے وہاں پر ملازمتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر آپ اللہ کی خاطر ایسی ملازمتیں چھوڑیں گے تو انشاء اللہ اس میں برکت پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں دین کو سمجھنے کے طریق حضرت مسیح موعود نے بتائے ہیں اس لئے یہ بات بھی صحبت صادقین میں آتی ہے کہ آپ کی کتب کا مطالعہ کیا جائے اس لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے بیوت الذکر میں درس کا انتظام ہوتا ہے۔ وہ سننا چاہئے اور ایم ٹی اے سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ حضور انور نے ایم ٹی اے انتظامیہ کو توجہ دلائی کہ مختلف ملکوں کی زبانوں میں حضرت مسیح موعود کے کلام کے تراجم زیادہ سے زیادہ پیش کیا کریں۔

آخر پر حضور نے فرمایا: اللہ ہمیں توفیق دے کہ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اس زمانہ کے امام کی قدر کریں۔ سچے دل سے آپ کے دعاوی پر ایمان لانے والے ہوں اور صادق کے ساتھ جڑ کر اپنے آپ کو بھی صادق ہونے کے قابل بنائیں اور اپنی نسلوں کو بھی فکر کے ساتھ اس کے ساتھ جوڑے رکھنے کی کوشش کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

کفالت یتامیٰ کی سعادت

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ اپنے قیام سے لے کر اب تک 725 گھرانوں کے 2635 یتامیٰ کی کفالت وخبر گیری کر چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 307 گھرانوں کے 1085 یتیم بچے برسر روزگار ہوئے اور بچیاں شادی کے بعد اپنے گھروں میں آباد ہو چکی ہیں۔ 1500 سے زائد بچے اس یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ اگر ہم ان کی اچھی پرورش کریں گے اور ان کی جائز ضروریات کو پورا کریں گے تو یقیناً جماعت کے مفید وجود ثابت ہوں گے۔

کفالت یتامیٰ کمیٹی کی مالی معاونت آپ کے لئے اجر عظیم کا باعث ہوگی۔

(سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں

شام کے اوقات میں پرائیویٹ پریکٹس

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں شام کے اوقات میں مریضوں کی ضرورت اور سہولت کے پیش نظر مندرجہ ذیل ڈاکٹر صاحبان پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ جو احباب ان سے مشورہ اور استفادہ کرنا چاہیں وہ نماز عصر تا نماز مغرب ہسپتال تشریف لائیں۔

ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (گائناکالوجسٹ)
ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب (ماہر امراض بچگان)
ڈاکٹر سید نصرت پاشا صاحب (ڈینٹل سرجن)
ڈاکٹر سید ابراہیم منیب صاحب (سرجیکل سپیشلسٹ)
ڈاکٹر ثاقب عزیز جہانگیری صاحب (سرجیکل سپیشلسٹ)
ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب (آئی سپیشلسٹ)
ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب (جنرل پریکٹیشنر)

مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ رابطہ نمبر 213970-211373

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن کریم میں جن اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ اقدار کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے، ان میں سے ایک انصاف اور عدل ہے۔ جس پر عمل کرنا، جس پر قائم ہونا اور جس کو چلانا مومنوں پر فرض ہے

جب تقویٰ میں ترقی ہو گی تو پھر عدل کو قائم رکھنے کے لئے سچی گواہی دینے کی ہمت پیدا ہو گی اور توفیق ملے گی

حق و انصاف اور سچی گواہی کے بارہ میں قرآنی تعلیم کا حسین اور بے مثال بیان

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 / مارچ 2004ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا :۔

اس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن کریم میں جن اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ اقدار کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے، ان میں سے ایک انصاف اور عدل ہے۔ جس پر عمل کرنا، جس پر قائم ہونا اور جس کو چلانا مومنوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ جو مرضی حالات ہو جائیں جیسے بھی حالات ہو جائیں تم نے انصاف اور امن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ عیسائیوں نے یہ اعتراض کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اور آیتوں کے علاوہ اس آیت کو بھی پیش فرمایا کہ اس کے بعد تم کس منہ سے یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہوگا۔ نیز یہ بھی فرمایا انعام کا چیلنج دیا اور عیسائیوں کو للکارا کہ جس طرح سچ بولنے اور انصاف پر قائم رہنے کی تلقین قرآن کریم میں ہے، عیسائی اگر انجیل میں سے دکھا دیں تو ایک بڑی رقم آپ نے فرمایا میں انعام کے طور پر پیش کروں گا۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ مقابلے میں آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے کی اس نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں قرآن کریم کی چھپی ہوئی حکمت کی باتوں اور براہین کا ہمیں ہتھیار دیا۔ لیکن یہ ہتھیار صرف غیروں کے منہ بند کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک حسین تعلیم ہے اس کو ہم نے اپنے اوپر لاگو کرنا ہے، اگر اپنے گھر کی سطح پر، اپنے محلہ کی سطح پر اپنے ماحول میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا یہ عدل کا نظام قائم نہ کیا تو ہمارے دنیا کی رہنمائی کے تمام دعوے کھوکھلے ہوں گے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ پیش نظر رہے کہ جو گواہی بھی دینی ہے۔ جس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا حکم ہے وہ صرف اس صورت میں پورے ہو سکتے ہیں کہ جب دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ جب یہ پتہ ہو کہ ایک خدا ہے جو میری ظاہری اور پوشیدہ اور چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جس کو میرے موجودہ عمل کی بھی خبر ہے اور جو عمل میں نے آئندہ کرنا ہے اس کی بھی خبر رکھتا ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ اپنے معاملات طے کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ میں بھی ترقی ہوگی اور جب تقویٰ میں ترقی ہوگی تو پھر عدل کو قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ اپنے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے کسی دوسرے عزیز کے خلاف بھی کبھی گواہی دینے کی ضرورت پڑی تو گواہی دینے کی ہمت پیدا ہوگی اور توفیق ملے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے ابتدائی زمانہ میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ جب آپ نے اپنے والد کی طرف سے کئے گئے مقدمہ میں دوسرے کے حق میں گواہی دی آپ کے والد کے ساتھ مزارعین کا درختوں کا معاملہ تھا، زمین کا جھگڑا تھا، مزارعین نے حضرت مسیح موعود کی صداقت دیانت، انصاف اور عدل کو دیکھتے ہوئے عدالت میں کہہ دیا کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد یہ گواہی دے دیں کہ ان درختوں پر ان کے والد کا حق ہے تو ہم حق چھوڑ دیں گے، مقدمہ واپس لے لیں گے۔ عدالت نے آپ کو بلایا، وکیل نے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی، آپ نے فرمایا کہ میں تو وہی کہوں گا جو حق ہے کیونکہ میں نے بہر حال عدل، انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔ چنانچہ آپ کی بات سن کر عدالت نے ان مزارعین کے حق میں ڈگری دے دی اور اس فیصلے کے بعد حضرت مسیح موعود اس طرح خوش خوش واپس آئے کہ لوگ سمجھے کہ آپ مقدمہ جیت کر واپس آ رہے ہیں۔ یہ ہے عملی نمونہ جو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں اس معیار عدل کو قائم رکھنے کے لئے دکھایا۔ اور آپ نے اپنی جماعت سے بھی یہی توقع رکھی، یہی تعلیم دی کہ تم نے بھی یہی معیار قائم رکھنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ یہ نہ ہو کہ ایسی بات کر جاؤ جس کے کئی مطلب ہوں اور ایسی گول مول بات ہو کہ شک کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے حق میں فیصلہ کروا لو۔ اگر اس طرح کیا تو یہ بھی عدل سے پرے ہٹنے والی بات ہوگی، عدل کے خلاف چلنے والی بات ہوگی اس لئے ہمیشہ قول سدید اختیار کرو، ہمیشہ ایسی سیدھی اور کھری بات کرو جس سے انصاف اور عدل کے تمام تقاضے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پورے ہوتے ہوں، پھر یہ عدل کے معیار اپنے گھر میں، اپنی بیوی بچوں کے ساتھ سلوک میں بھی قائم رکھو، روزمرہ کے معاملات میں بھی قائم رکھو، اپنے ملازمین سے کام لینے اور حقوق دینے میں بھی یہ معیار قائم رکھو، اپنے ہمسایوں سے سلوک میں بھی یہ معیار قائم رکھو، حتیٰ کہ دوسری جگہ فرمایا کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل کے اعلیٰ معیار قائم رکھو۔ اللہ تعالیٰ جو تمہارے کاموں کی خبر رکھنے والا ہے تمہارے دلوں کا حال جاننے والا ہے، تمہاری نیک نیتی کی وجہ سے تمہیں اعلیٰ انعامات سے بھی نوازے گا۔ تو دیکھیں کتنی خوبصورت تعلیم ہے دنیا میں انصاف اور عدل اور امن قائم کرنے کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو، جھوٹ مت بولو، اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے اور قریبیوں کو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 53 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 274)

(یعنی بچوں، بیویوں اور رشتہ داروں کو نقصان پہنچے، تب بھی گواہی جھوٹی نہیں دینی)۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ (۔) اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے، اگرچہ اپنے تم کسی قریبی پر گواہی دو۔

یعنی انصاف قائم رکھنے کے لئے تم نے اپنا ذاتی مفاد نہیں دیکھنا۔ یا اپنے عزیزوں اور قریبیوں کا مفاد نہیں دیکھنا بلکہ حق اور سچ بات کہنی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مزید کھول کر فرمایا کہ (۔) (سورۃ المائدہ آیت نمبر9)

یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اب دیکھیں اس سے زیادہ عدل و انصاف قائم رکھنے کے کون سے معیار ہو سکتے ہیں کہ دشمن سے بھی تم نے بے انصافی نہیں کرنی۔ اگر تم دشمن سے بھی بے انصافی کرو گے اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرو گے اس کا مطلب ہے تمہارے دل میں خدا کا خوف نہیں ہے۔ منہ سے تو کہہ رہے ہو کہ ہم اللہ کے بندے اور اس کا خوف رکھنے والے ہیں۔ لیکن عمل اس کے خلاف گواہی دے رہا ہے۔ اب بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی آپس میں بھی چپقلشیں ہو جاتی ہیں کجا یہ کہ دشمنوں سے بھی انصاف کا سلوک ہو تو کہاں بعض دفعہ یہ عمل ہوتا ہے اپنوں سے بھی چھوٹی موٹی لڑائیوں میں، چپقلشوں میں ناراضگیوں میں اپنے خاندان یا ماحول میں فوراً مقدمے بازی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انتہائی تکلیف دہ صورت حال ہو جاتی ہے کہ معمولی سی باتوں پر تھانے کچہری کے چکر لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ مقدمے بازی شروع ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بعض دفعہ جھوٹی گواہیاں بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی خوف نہیں رہتا، مکمل طور پر شیطان کے پنجے میں چلے جاتے ہیں اور اس کے باوجود کہ اپنا کیس مضبوط کرنے کے لئے پتہ بھی ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر بعض غلط باتیں بھی کر رہے ہیں، جھوٹ بھی بول رہے ہیں لیکن شیطان اتنی جرأت دلا دیتا ہے کہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھو ہمارے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ بھول جاتے ہیں کہ ہمارے اوپر خدا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم رحمٰن کے بندے بننا چاہتے ہو تو اپنے ذہنوں کو مکمل طور پر صاف کرو اور مقصد صرف اور صرف انصاف اور عدل قائم کرنا ہو۔ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات سے نہ روکے کہ تم انصاف اور عدل قائم نہ کرو۔ اس حکم کی عملی شکل ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فیصلے میں اس طرح نظر آتی ہے، روایت یہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے کوٹ (Quote) کیا ہے کہ ایک دفعہ کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا گیا، کیونکہ جنگی حالات تھے مسلمانوں پر مشکلات تھیں، حالات پر نظر رکھنی ہوتی تھی۔ تو دشمن کے کچھ آدمی ان کو حرم کی حد میں مل گئے اور انہوں نے (یعنی مسلمانوں نے) سمجھا کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ مکہ والوں کو جا کر خبر کر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے۔ اس سوچ کے ساتھ انہوں نے ان پہ حملہ کر دیا اور ان کفار میں سے ایک آدمی مارا بھی گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ واپس مدینے پہنچا تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کے بھی آدمی آ گئے کہ اس طرح یہ ہمارے دو آدمی مار کے آ گئے ہیں اور حرم کے اندر مارے ہیں تو جو لوگ پہلے حرم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرتے رہے، ان کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم بھی تو یہی کچھ کرتے رہے ہو لیکن آپؐ نے فوراً کیا کارروائی کی؟ آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ ممکن ہے وہ لوگ اس خیال سے حرم میں چلے گئے ہوں کہ وہ محفوظ ہیں اور انہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو، انہوں نے جنگ میں تھوڑی سی کمی دکھائی ہو، اس پر آپؐ نے ان دونوں کا خون بہا (جس کا عربوں میں دستور تھا) ان دو مقتولین کے ورثاء کے حوالے کیا۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 249-250)

حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں (۔) کہ تمہاری گواہیاں اللہ تعالیٰ کے لئے عدل کے ساتھ ہوں پھر اس کی تشریح کہ (۔) کسی کی دشمنی انصاف کے مانع نہ ہو۔ مثال دیتے ہیں مثلاً بعض غیر آریہ لوگ اس زمانے میں تھے تمہیں دفتروں سے نکالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، (۔) کی یہ تعلیم نہیں ہے کہ تم ان کے مقابلے میں بھی ایسی کوشش کرو، جہاں تمہیں اختیار ہو تم ان کے خلاف کارروائی کرو، نہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا علاج یہ بتایا ہے کہ تم یہ یقین رکھو کہ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا اور ان سے خبر رکھنے والا بھی کوئی ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ 15/اگست 1909ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 75)۔ اس طرح تم تقوے پہ قائم ہو جاؤ گے، تمہیں یقین ہوگا کہ تمہیں دیکھنے والا، تمہارے کاموں سے باخبر کوئی ہے تو پھر یہ اعلیٰ معیار عدل و انصاف کے قائم ہو سکیں گے۔

پھر بعض لوگوں کو عادت ہے کہ بعض کاروباری لوگ جو بعض دفعہ بہت ہوشیار چالاک بنتے ہیں کم تجربہ والے کو ساتھ ملا کر کاروبار کرتے ہیں۔ بعض بیچاروں کے پاس پیسہ تو آ جاتا ہے ایسے سیدھے ہوتے ہیں کہ جو ان چالاک اور ہوشیار آدمیوں کی باتوں میں آ جاتے ہیں اور ان سے کاروبار کا ایسا معاہدہ کر لیتے ہیں جو آخر کار سراسر نقصان پہ منتج ہوتا ہے۔ اور سارا سرمایہ بھی ان لوگوں کا ہوتا ہے اور کام کی ساری ذمہ واری بھی ان لوگوں کی ہوتی ہے۔ اور اس دوسرے شخص کو گھر بیٹھے صرف منافع مل رہا ہوتا ہے ایسے ہوشیار لوگوں کو بھی کچھ خوف خدا کرنا چاہئے کہ لوگوں کو اس طرح بیوقوف نہ بنایا کریں، اگر کوئی باتوں میں آ کے بیوقوف بن گیا ہے یہ ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ہے جو دیکھ رہی ہے۔ اس کو تو خبر ہے تمہارے دل میں کیا ہے تو کبھی بھی ایسے تقویٰ سے عاری معاہدے نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ جب بھی تم نے ایسا معاہدہ کیا تو ایسا معاہدہ کرنے والا جس نے کسی ایسے شخص کا جس کو پوری طرح تجربہ نہیں ہے رقم دلوائی اور ضائع کروائی اس نے بہر حال عدل و انصاف کا خون کیا۔ اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کا یہ پیسہ بھی لوٹ لیتے ہیں اور اس کے بعد جب ان لوگوں کو سمجھایا جائے کہ یہ تم نے غلط کام کیا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے ایسے معاہدے بھی نہیں ہونے چاہئیں تقویٰ کو مدنظر رکھ کر ایسے معاہدے کیا کرو تو جواب ان کا یہ ہوتا ہے کہ دیکھو جی! اس نے اپنی خوشی سے دستخط کئے تھے ہم نے کون سا اس پر پستول رکھ کر اس سے منوایا تھا۔ یہ بہت قابل شرم حرکت ہے، ایسے واقعات بھی سامنے آتے ہیں۔ لیکن جو دوسرے لوگ اس طرح کی بے وقوفی میں پیسہ ضائع کر رہے ہوتے ہیں ان کو بھی اپنا سرمایہ سوچ سمجھ کر لگانا چاہئے۔ مشورہ کر کے، دعا کر کے، سمجھ کے، کچھ فائدہ بھی ہوگا کہ نہیں بلاوجہ بیوقوف نہیں بن جانا چاہئے مومن کو کچھ تو فراست دکھانی چاہئے۔

بعض لوگ قرض لے لیتے ہیں اور واپسی کے وقت بہانے بنا رہے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے۔ ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی کا ان کے ذمے چار درہم قرض تھا جس کی میعاد ختم ہوگئی، اس یہودی نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس شخص کے ذمے میرے چار درہم ہیں اور یہ مجھے ادا نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے کہا کہ اس یہودی کا حق دے دو، عبداللہ نے عرض کی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپؐ نے دوبارہ فرمایا اس کا حق اسے لوٹا دو، عبداللہ نے پھر وہی عذر کیا اور کہا کہ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آپؐ ہمیں خیبر بھجوائیں گے اور مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیں گے اور واپس آ کر میں اس کا قرض چکا دوں گا، آپؐ نے فرمایا ابھی اس کا حق ادا کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات تین دفعہ فرما دیتے تھے تو وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ اسی وقت بازار گئے، انہوں نے ایک چادر بطور تہہ بند کے باندھ رکھی تھی۔ سر کا کپڑا اتار کر تہہ بند کی جگہ باندھ لیا اور چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کر دیا۔ اتنے میں ایک بڑھیا وہاں سے گزری، کہنے لگی اے رسول اللہ کے صحابی یہ آپ کو کیا ہوا ہے، عبداللہ نے سارا قصہ ان کو سنایا اس نے اسی وقت جو اپنی چادر اوڑھ رکھی تھی ان کو دے دی۔ اور یوں ان کا قرض بھی اتر گیا اور ان کی چادر بھی ان کو مل گئی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 422۔ مطبوعہ بیروت)

اس صحابی کی دیکھیں قرض ادا کرنے کی حالت بھی نہیں تھی۔ اس کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا چاہے اپنے تن کے کپڑے بھی بیچ کر قرض ادا کرو قرض بہر حال ادا کرنا ہے۔ تبھی حق اور انصاف قائم ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عدل کی حالت یہ ہے کہ جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے، اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کسی طرح سے اسے دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جائے اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بے باک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہو سکتا، مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے، یعنی اس کا قرض واپس ادا کیا جائے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جائے، فرمایا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں بہت کم توجہ کرتے ہیں، یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے یعنی جنازہ نہ پڑھتے تھے، پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607۔ مطبوعہ ربوہ)

ایک حدیث ہے، حضرت زہیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انصاف کرنے والے خدائے رحمٰن کے داہنے ہاتھ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ (اللہ تعالیٰ کے تو دونوں ہاتھ ہی داہنے شمار ہوں گے)۔ تو یہ لوگ اپنے فیصلے اور اپنے اہل و عیال میں اور جس کے بھی وہ نگران بنائے جاتے ہیں عدل کرتے ہیں۔ (مسلم کتاب الامارۃ)۔

یہاں میں اب گھر کی مثال لیتا ہوں، ہر شادی شدہ مرد اپنے اہل و عیال کا نگران ہے، اس کا فرض ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھے، مرد قوام بنایا گیا ہے، گھر کے اخراجات پورے کرنا، بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا، ان کی تمام تعلیمی ضروریات اور اخراجات پورے کرنا، یہ سب مرد کی ذمہ داری ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت میں بھی بعض مرد ایسے ہیں جو گھر کے اخراجات مہیا کرنے تو ایک طرف، الٹا بیویوں سے اپنے لئے مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے خرچ پورے کرو، حالانکہ بیوی کی کمائی پر ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر بیوی بعض اخراجات پورے کر دیتی ہے تو یہ اس کا مردوں پر احسان ہے۔ تو مردوں کو اس حدیث کے مطابق ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ پانا ہے، اللہ تعالیٰ کے نور کے حقدار بننا ہے تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔ بچوں کی تربیت کا حق ادا کرنا ہوگا، ان میں دلچسپی لینی ہوگی، ان کو معاشرے کا ایک قابل قدر حصہ بنانا ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر ظلم کر رہے ہوگے۔ انصاف والی تو کوئی چیز تمہارے اندر نہیں۔

بعض لوگ یہاں انگلستان، جرمنی اور یورپ کے بعض ملکوں میں بیٹھے ہوتے ہیں، معاشرے میں، دوستوں میں بلکہ جماعت کے عہدیداروں کی نظر میں بھی بظاہر بڑے مخلص اور نیک بنے ہوتے ہیں۔ لیکن بیوی بچوں کو پاکستان میں چھوڑا ہوا ہے اور علم ہی نہیں کہ ان بیچاروں کا کس طرح گزارا ہو رہا ہے، یا بعض لوگوں نے یہاں بھی اپنی فیملیوں کو چھوڑا ہوا ہے۔ کچھ علم نہیں ہے کہ وہ فیملیاں کس طرح گزارا کر رہی ہیں۔ جب پوچھو تو کہہ دیتے ہیں کہ بیوی زبان دراز تھی یا فلاں برائی تھی اور فلاں برائی تھی تو اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ایسے لوگوں کی بات ٹھیک ہے۔ تو پھر انصاف اور عدل کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ تمہاری طرف منسوب ہے اس کی ضروریات پوری کرنا تمہارا کام ہے۔ بچوں کی ضروریات تو ہر صورت میں مرد کا ہی کام ہے کہ پوری کرے۔ بیوی کو سزا دے رہے ہو تو بچوں کو کس چیز کی سزا ہے کہ وہ بھی در در کی ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ ایسے مردوں کو خوف خدا کرنا چاہئے۔ احمدی ہونے کے بعد یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ اور نہ ہی نظام جماعت کے علم میں آنے کے بعد ایسی حرکتیں قابل برداشت ہو سکتی ہیں یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا جو .... نے ہمیں دی اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے نکھار کر وضاحت سے ہمارے سامنے پیش کی۔

ایک حدیث ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے سب سے بہتر اخلاق کا مالک ہے۔ اور تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرنے والے ہیں۔ (ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجها)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے سلیمان بن عمرو بن احوص اپنے والد عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے ایک لمبی روایت کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا تھا اس میں کچھ حصہ جو عورتوں سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ: ’’سنو! تمہارا تمہاری بیوی پر ایک حق ہے، اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر ایک حق ہے تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ وہ ان لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو، اور تمہاری بیویوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان سے ان کے کھانے کے معاملے میں اور ان کے لباس کے معاملے میں احسان کا معاملہ کرو‘‘۔ (ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ علی زوجها)

اس روایت میں یہ بیان ہوا ہے کہ گھر کے ماحول کو انصاف اور عدل کے مطابق چلانا ہے تو میاں اور بیوی دونوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہوگا ان کے حقوق کی حفاظت کرنی ہوگی، عورتوں کو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے گھروں میں آنے والیاں عورتوں کی سہیلیاں ہی ہوتی ہیں ایسی نہ ہوں جن کو خاوند گھروں میں آنا پسند نہیں کرتے اور اپنی دوستیاں بھی ان سے ناجائز یا جائز نہ بنائیں، اگر خاوند پسند نہیں کرتا کہ گھروں میں یہ لوگ آئیں تو نہ آئیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض گھروں کے معاملے میں خاوند کو علم ہو اس کی وجہ سے وہ پسند نہ کرتا ہو کہ ایسے لوگ گھروں میں آئیں۔ یہ باتیں ایسی ہی ہیں کہ خاوند کی خوشی اور رضامندی کی خاطر عورتوں کو برا ماننا بھی نہیں چاہئے اور جو خاوند کہتے ہیں مان لینا چاہئے۔ اس حدیث میں دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ

خاوندوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اہل وعیال کا جو حق ہے وہ ادا کریں، گھر کے اخراجات اور ان کے لباس وغیرہ کا خیال رکھیں۔ اس کی وضاحت تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود (مردوں کے لئے) فرماتے ہیں: دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جب والدین ان کو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالے کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا امیدیں ان کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جن کا اندازہ انسان عَاشِرُوْاھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کے حکم سے ہی کر سکتا ہے۔

(البدر جلد 3 صفحہ 26 - 8 جولائی 1904ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 2 صفحہ 216)

پھر اولاد سے بھی بعض لوگ بے انصافی کر جاتے ہیں۔ بعض کو بے جا لاڈ سے بگاڑ دیتے ہیں اور بعض پر ضرورت سے زیادہ سختی کر کے بگاڑ دیتے ہیں تو پھر ایسے بچے بڑے ہو کر بعض دفعہ اپنے باپوں سے بھی نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو دور کرنے کے لئے اور انصاف قائم کرنے کے لئے بڑی باریکی سے خیال رکھتے ہوئے ہمیں تعلیم دی ہے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں ان کے ابا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اس بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے۔ میرے ابا نے عرض کیا نہیں حضور، آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ واپس لے لو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا مجھے اس ہبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الھبہ للولد واذا اعطی بعض ولدہ شیئا)

پھر نظام جماعت ہے۔ جماعت میں بھی بعض معاملات میں عہدیداران کو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں۔ پھر **قضاء کا نظام ہے۔ ان کے پاس فیصلے کے لئے معاملات آتے ہیں۔ ان کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دعا کر کے، گہرائی میں جا کر، ہر چیز کو غور سے دیکھ کر پھر فیصلہ کریں تا کہ کبھی کسی کو شکوہ نہ ہو کہ عدل و انصاف کے فیصلے نہیں ہوتے۔** بعض دفعہ قضاء میں صلح وصفائی کی کوشش کے لئے معاملہ لمبا ہو جاتا ہے جس سے کسی فریق کو یہ شکوہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قضاء فیصلے نہیں کر رہی۔ ان فریقین کو بھی صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے۔ بہرحال عہدیداران اور قضاء کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنا چاہئیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن تک کہ جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ہر عضو کے لئے صدقے دینا چاہئے۔ اور جو شخص لوگوں میں عدل سے فیصلے کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الصلح باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینھم)

یعنی جن لوگوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے جو فیصلے کریں اگر وہ عدل وانصاف کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کریں گے تو یہ بھی ان کی طرف سے ایک صدقہ ہے تو جہاں یہ دل کی تسلی کی بات ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا وہاں فکر انگیز بھی ہے، فکر ڈالنے والی بات بھی ہے کہ کہیں غلط فیصلوں کی سزا نہ ہو جائے کہیں پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔

ایک اور روایت ہے عبداللہ بن موہب روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے کہا، جاؤ لوگوں میں ان کے معاملات کے فیصلے کرو۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ مجھے اس ذمہ داری کو اٹھانے سے معاف نہیں رکھ سکتے اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا تم قضاء کے عہدے کو ناپسند کیوں کرتے ہو جبکہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضَا بِالْعَدْلِ یعنی جو قضاء کے عہدے پر فائز ہو۔ اسے چاہئے عدل کے ساتھ فیصلے کرے اور مناسب یہ ہے کہ اس عہدے سے اس طرح نکلے کہ اس پر کوئی الزام نہ ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سننے کے بعد میں اس عہدے کی خواہش نہیں رکھتا۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء عن رسول اللہ ﷺ فی القاضی)

ان کو اللہ کا خوف تھا کہیں ایسا فیصلہ نہ ہو جائے کہ جس پہ الزام ہو۔ پھر ایک روایت ہے۔ حسن روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی مرض الموت میں ان کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو میں یہ حدیث تمہیں نہ سناتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی دیکھ بھال فرض کی ہو اگر وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اس نے اپنی رعیت کی نگہبانی کرنے میں عدل سے کام نہ لیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الرقائق باب فی العدل بین الرعیۃ)

تو اس زمانے میں ہم احمدیوں پر عدل اور انصاف کو قائم رکھنے کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم اس بات کے دعوے دار ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام کو پہچانا اور اس کی بیعت میں شامل ہوئے۔..........

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مریم حکم اور عدل بن کر ضرور نازل ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ 494۔ بیروت)..........

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اگر دنیا کی زندگی کا ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ ضرور میرے اہل بیت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (ابو داؤد کتاب الفتن اول کتاب المھدی)

..........حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اب دور مسیح موعود آ گیا ہے۔ اب بہرحال خدا تعالیٰ آسمان سے ایسے اسباب پیدا کر دے گا جیسا کہ زمین ظلم اور ناحق خونریزی سے پُر تھی اب عدل، امن اور صلح کاری سے پُر ہو جائے گی اور مبارک وہ امیر اور بادشاہ ہیں جو اس سے کچھ حصہ لیں۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 19)

پھر آپ فرماتے ہیں خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو۔ یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی فرائض سے زیادہ اور ایسے اخلاق سے خدا کی بندگی کرو گویا تم اس کو دیکھتے ہو اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروت اور سلوک کرو اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو ایسے بے علت اور بے غرض خدا کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت بجالاؤ کہ جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

(شحنۂ حق۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 362-361)

ایک اور جگہ فرمایا جس طرح ماں اپنے بچے کے ساتھ کرتی ہے اس طرح کرو۔

پھر آپ فرماتے ہیں غرض نوع انسان پر شفقت سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے جو لوگ غرباء کے ساتھ بہت اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ

ہوجاویں اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے ان کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 438-439۔جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اس دنیا میں امن، صلح اور عدل کی فضا پیدا کرنے والے ہوں، قائم کرنے والے ہوں اور اس لحاظ سے اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والے بھی ہوں کیونکہ آئندہ دنیا کے جو حالات ہونے ہیں اس میں احمدی کا کردار ایک بہت اہم کردار ہوگا جو اس کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36620 میں فریدہ ناصر باجوہ بنت ناصر احمد باجوہ قوم جٹ (باجوہ) پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 65.380 گرام مالیتی -/41000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریدہ ناصر باجوہ بنت ناصر احمد باجوہ ناصر آباد جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد باجوہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجیب خان ایڈووکیٹ وصیت نمبر 30820

مسل نمبر 36621 میں احمد صادق ولد علی احمد قوم عباسی پیشہ معلم وقف جدید عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1350 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد صادق ولد علی احمد دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وحید احمد شہزاد وصیت نمبر 32916 گواہ شد نمبر 2 ظفر عبدالسلام وصیت نمبر 31697

مسل نمبر 36622 میں امتہ الحمید فرحت زوجہ میاں مجید الرحمٰن قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحمید فرحت مجید زوجہ میاں مجید الرحمٰن فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 میاں مجید الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 یحییٰ عماد پسر موصیہ

مسل نمبر 36623 میں ثمینہ رحیم زوجہ محمد اعظم خان قوم گوپانگ پیشہ ٹیچر عمر 32 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یاروو الہ علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/50000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 20 مرلے واقع بستی یاروالا ضلع مظفر گڑھ مالیتی -/100000 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم مکان میں سے حصہ -/70000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5087 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ رحیم زوجہ محمد اعظم خان یاروو الہ علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد واحد بخش خان یاروو الہ ضلع مظفر گڑھ

مسل نمبر 36624 میں احمد سلام ولد محمد انور قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد سلام ولد محمد انور اوکاڑہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد وصیت نمبر 25179 گواہ شد نمبر 2 میاں غلام قادر ولد میاں غلام مصطفےٰ اوکاڑہ

مسل نمبر 36625 میں محمد شریف ولد بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر نگر ضلع میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین رقبہ 8 ایکڑ واقع بشیر نگر ضلع میر پور خاص سندھ مالیتی -/160000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کی اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد شریف ولد بشیر احمد، بشیر نگر ضلع میر خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عمران احمد تبسم ولد نبی احمد کوٹ الدو ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 نوید اکبر پسر موصی

مسل نمبر 36626 میں ملک مظفر احمد ولد ملک مظہر احمد قوم ملک ککے زئی پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹی وی ورسیور مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک مظفر احمد ولد ملک مظہر احمد وارڈ نمبر 3 گولارچی گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد نگری وصیت نمبر 32950

مسل نمبر 36627 میں ملک انعام الحق ولد ملک اعجاز احمد قوم ملک کھوکھر پیشہ دوکانداری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولارچی ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک انعام الحق ولد ملک اعجاز احمد گولارچی ضلع بدین سندھ گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد وصیت نمبر 21058

مسل نمبر 36628 میں ملک اکرام الحق ولد ملک اعجاز احمد قوم ملک کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع

بدین شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک اکرام الحق ولد ملک اعجاز احمد وارڈ نمبر 3 گولارچی گواہ شد نمبر 1 فخر احمد فرخ وصیت نمبر 29722 گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد وصیت نمبر 21058

مسل نمبر 36629 میں ناصرہ شمیم زوجہ شمیم احمد کمسن قوم چھٹہ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور مالیتی -/38000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناصرہ شمیم زوجہ شمیم احمد کمسن وارڈ نمبر 3 گولارچی ضلع بدین سندھ گواہ شد نمبر 1 عقیل احمد نگری ولد فرید احمد گولارچی گواہ شد نمبر 2 شمشاد حسین ولد حاجی عبدالرحمن گولارچی ضلع بدین سندھ

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز

فون شوروم:214220 فون رہائش:213219

پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

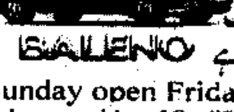

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel:5712119-5873384

چھوٹے بچوں کیلئے شارٹ کورسز

چھوٹے بچوں کا کمپیوٹر کورس اپنی والدہ کے ہمراہ

دورانیہ کورس 50 دن

بچے کی فیس میں والدہ کا کمپیوٹر کورس بالکل فری

انگلش لینگویج کورس + کمپیوٹر کورس

MACLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

جرمنی وفرانس کی سیل بند ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز و پوٹینسی سے تیار کردہ زوداثر مرکبات پر مشتمل چند آزمودہ علاج

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 413/GH
25/-	20ML	GHP 312/GH

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 406/GH
25/-	20ML	GHP 344/GH

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 421/GH
25/-	20ML	GHP 321/GH

(دونوں دوائیاں ملا کر کم از کم دو ماہ استعمال کریں)

دو ماہ کی دوائی رعایتی قیمت -/1000 روپے

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 444/GH
100/-	20ML	KACASSIA-Q
25/-	20ML	GHP 39/GH
100/-	30 کیپسولز	GHP 18/A.M.C

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

رعایتی قیمت	پیکنگ	
100/-	20ML	GHP 477/GH
100/-	20ML	KACASSIA-Q
25/-	20ML	GHP 40/GH
100/-	30 کیپسولز	GHP 18/A.M.C

(دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/2000 روپے)

اس کے علاوہ 120 سے زائد ادویات ومرکبات کے خوبصورت بریف کیس آسان علاج بیگ، مدر ٹنکچرز، مرکبات، جرمن وپاکستانی سیل بند پٹینسی، کتابیں، گولیاں، ڈراپرز ودیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور و کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

212399

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالقدیر کوکب صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔خاکسار کی والدہ مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم فائق صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 28 مئی 2004ء کو بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے نماز جنازہ پڑھائی۔آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔محترمہ بہت نیک مخلص اور خلفاء احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والی تھیں بہت مہمان نواز تھیں دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ عطا کرے۔آمین

سیرت وسوانح حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی سیرت وسوانح زیر تدوین ہے۔حضرت والد صاحب موصوف کے بارہ میں جو حالات وواقعات ان کے دوستوں و بزرگوں کے علم میں ہوں خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔نیز احباب کے مشورہ اور رابطہ پر بھی خاکسار ممنون ہوگا۔

مجیب الرحمن درد نائب ناظر صنعت وتجارت

(دفتر امور عامہ ربوہ)

ولادت

مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے چھوٹے بیٹے مکرم مظفر احمد ملک صاحب حال میری لینڈ امریکہ کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور نے بچی کا نام عروسہ مظفر عطا فرمایا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔بچی محترم ملک مبارک احمد صاحب (مرحوم) سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی پوتی اور مکرم محمود احمد صاحب بشیر (مرحوم) سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ کی نواسی ہے۔احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالح خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

☆ عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن لاہور کی شادی مورخہ 16/اپریل 2004ء کو مکرمہ شائستہ صادق صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ جنرل ہسپتال لاہور سے ہوئی۔اس سے قبل ان کے نکاح کا اعلان مورخہ 22/ستمبر 2003ء کو محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ الی اللہ نے بیت المبارک ربوہ میں کیا تھا۔مکرمہ شائستہ صادق صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر مکرم شیخ محمد یوسف صاحب امیر ضلع قصور نے دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ 17 اپریل 2004ء کو رچنا ٹاؤن میں بیت الحمد کے ملحقہ پلاٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امتہ المتین بشریٰ صاحبہ بابت ترکہ حکیم بشیر احمد صاحب)

محترمہ امتہ المتین بشریٰ صاحبہ دختر حکیم بشیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر 2/2 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم حکیم بشیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 2/2 محلہ دارالیمن برقبہ 2 کنال 33 مربع فٹ میں سے 14 مرلے الاٹ شدہ ہے ان کے درج ذیل ورثاء ہیں۔

1۔محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ
2۔محترمہ امتہ النصیر طاہر صاحبہ بیٹی
3۔محترمہ امتہ المتین بشریٰ صاحبہ بیٹی
4۔محترمہ امتہ الحکیم تنویر صاحبہ بیٹی
5۔محترمہ امتہ الرفیق بشریٰ صاحبہ بیٹی
6۔محترمہ امتہ الحی درثمین صاحبہ بیٹی

محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (بیوہ) اور محترمہ امتہ النصیر طاہرہ صاحبہ اپنے حصہ سے دیگر ورثاء کے حق میں دستبردار ہوتی ہیں۔لہٰذا یہ قطعہ ورثاء میں حصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 15 جون 2004ء

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:09
وقت عصر	5:09
غروب آفتاب	7:18
وقت عشاء	8:58

المناک حادثہ

○ مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم غلام مرتضی تبسم صاحب (المعروف عبدالحفیظ) مورخہ 13 جون 2004ء کو صبح 7 بجے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں سر پر شدید چوٹ لگنے سے بقضائے الٰہی بعمر 39 سال وفات پا گئے۔ مرحوم چوہدری نجم الدین صاحب شہید آف درہ شیر خان آزاد کشمیر کے بیٹے اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ 27 چک ضلع فیصل آباد کے داماد تھے۔ ان کا جنازہ اسی دن بیت المبارک ربوہ میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے بعد نماز عصر پڑھایا۔ تدفین قبرستان عام میں ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ سوگواران میں بیوہ کے علاوہ ایک بچی عمر اڑھائی سال چھوڑی ہے۔ مرحوم مکرم عبدالحمید صاحب کشمیری حمید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے احباب سے ان کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم عبدالحکیم خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی مرحوم مربی سلسلہ کام کے دوران رولر گرنے سے مہینہ پہلے شدید زخمی ہوئے۔ ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ہفتہ پہلے شیخ زید ہسپتال میں پلاسٹک سرجری ہوئی۔ اب زخموں میں انفیکشن ہے جس کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ احباب سے معجزانہ شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور ایوان محمود ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی تایازاد ہمشیرہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا نذیر احمد صاحب بدر سابق صدر چک نمبر 89 ج۔ب آجکل گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مخصوص امراض، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مرد و عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 211434-212434
فیکس 04524-213966

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 642605-632606

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط گارنٹی شدہ سونے کے زیورات
جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دبئی اور ڈائمنڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے
1-Gold Palace, Defence Chowk, Main Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Dulhan Jewellers
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
TEL;042-6684032 Mob:0300-9491442

البشیرز - اب اور بھی شاکش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162822 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور شوگر
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

تبدیلی فون نمبر
نورتن جیولرز
ریلوے روڈ کے نئے فون نمبر اب یہ ہو گئے
دکان: 216216-214214 گھر: 211971

سی پی ایل نمبر 29